آپ بتلائیے کہ ان واقعات کے ماتحت کیا آپ مرزاجی کو صادق انسان کہہ سکتے ہیں؟

(سید محمد حسن شاہ)

نتیجہ آمد مہدی

(علیہ السلام)

(از اڈیٹر)

ایک رسالہ مطبوعہ سندھی زبان میں ایک دوست نے بغرض جواب بھیجا ہے جس کا اُردو ترجمہ بھی اُنہوں نے خود ہی کرکے ساتھ ارسال کیا ہے۔ آجتک کئی ایک کتابوں کے اور سیکڑوں مضامین کے ہم نے جواب لکھے ہونگے، مگر اس طرح کا آسان جواب ہم نے کوئی نہیں پایا۔ کیونکہ اس مرزائی مصنّف (ملک محمد حسین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد سندھ) نے ایسا کمال کیا ہے کہ اپنے رسالہ کا جواب خود ہی ایسا دیدیا ہے کہ باید و شاید۔ ہم حیران ہیں کہ ایسا کیوں ہوا۔ آخر سمجھ میں آیا کہ یہ خدائی تصرف ہے تاکہ برادران اسلام اس مصنّف کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ ناظرین بغور سنیں ہم مصنّف مذکور کے اصلی الفاظ پیش کرتے ہیں۔ مگر اُن کی نقل سے پہلے ایک تمہید کی ضرورت ہے۔

تمہید کسی بستی میں عام بیماری ہو (خدانخواستہ طاعون یا ہیضہ) ایسا ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ حکومت کی طرف سے طبیب اور ڈاکٹر اس بستی میں بھیجے جائیں، اور ہسپتال قائم کئے جائیں۔ ڈاکٹر آتے ہی اعلان کریں کہ ہم اسی لئے آئے ہیں کہ اس بیماری کا ستیاناس کردیں۔ بلکہ یہ بھی کہدیں کہ ہمارے آنے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس بستی کو اس مرض سے صاف کردیں۔ اگر ہمارے آنے سے بھی یہ بستی اس مرض سے صاف نہ ہو تو سمجھو کہ ہم اپنے دعوے میں جھوٹے۔ لیکن ان ڈاکٹروں اور طبیبوں کے آنے کے بعد صحت کی بجائے مرض میں ترقی ہوتی گئی۔ ڈاکٹر صاحبان سال دو سال بلکہ کئی سالوں تک تنخواہ پاکر چلتے بنے۔ مگر مرض میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ ابجبکہ ڈاکٹر

واپس گئے تو گورنمنٹ کے افسروں نے ان سے پوچھا کہ بستی مذکورہ کی جو حالت تمہارے جانے سے پہلے تھی وہی تمہارے وہاں رہ کر آنے کے بعد ہے کیا وجہ؟ اس کے جواب میں ڈاکٹر صاحبان بڑے زوردار الفاظ میں تقریر کرتے ہیں۔

جناب! کسی بستی میں بیماری کا ہونا وبا کا پھیلنا طاعون کا حملہ کرنا ہیضہ کا پھوٹنا مقتضی ہے کہ وہاں کوئی ڈاکٹر جائے جو علاج کرے خدا کا رحم اور حکومت کا قانون چاہتا ہے کہ رعایا پر رحم کیا جائے بس ہم حسب ضرورت عین وقت پر گئے اور چلے آئے۔"

افسر پوچھتا ہے کہ تمہارے جانے کا موجب (سبب) بستی میں بیماری کا ہونا تھا۔ مگر تمہارے جانے کا نتیجہ تو صحت چاہیئے تھا۔ تم نتیجہ کی جگہ سبب کو رکھکر بتاتے ہو۔ تمہارے جیسا کم عقل کون؟

ناظرین! یہ ایک تمثیل ہے۔ اب ہم ایک حدیث بیان کر کے مصنف کا کلام نقل کرینگے۔

حدیث شریف میں حضرت مہدی کے آنے کا سبب اور نتیجہ دونوں بیان فرمائے گئے ہیں صرف دو جملوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

یملاء الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا (ابوداؤد کتاب الفتن)

"یعنی امام مہدی سے پہلے زمین ظلم سے بھری ہوگی وہ آکر عدل و انصاف سے بھر دیگا۔"

پہلا فقرہ حضرت مہدی کے آنے سے پہلے سے تعلق رکھتا ہے دوسرا فقرہ اُن کے آنے کا نتیجہ بتاتا ہے۔ بالکل صحیح ہے کیونکہ اگر ایسا ہو کہ امام مہدی کے آنے سے پہلے دنیا میں جور و ظلم ہوں اور آنے کے بعد بھی وہی حالت رہے تو آنے سے فائدہ کیا؟ اس پر تو ہندی مثل صادق آئیگی کہ "تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا"۔

اب ہم قابل مصنف کی ابتدائی چند سطور ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:-

"آج دنیا گمراہی کے سمندر میں غرق ہو رہی ہے، ہر طرف سے فتنہ اور فساد کی نہریں بہ رہی ہیں جس کے اندر شراب خوری زناکاری وغیرہ ہر برے کام کے عادی ہونا ایک فخر سمجھا جاتا ہے۔ دنیا کے کیڑے گناہوں اور بدکاریوں میں ایسے مبتلا ہو رہے ہیں جو روحانیت سے صدہا کوس دور جا پڑے ہیں جسطرح آنحضرتؐ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پیشتر نیکی کرنے والے اور خدا کے عاشق کم نظر آتے تھے۔ آہ! آج مسلمانوں میں وہ قوت اور رعب اور ہمت خدا کے لئے درد گداز اور خلق خدا پر شفقت کچھ نہیں رہی۔ آجکل جو مسلمانوں کی حالت ہے، جسقدر گناہوں کی کثرت ہے خود زمانہ پکار کر رہا ہے۔ تو جسطرح گذشتہ زمانہ میں مصلح آتے رہے ہیں اسی طرح اس زمانہ میں بھی کوئی برگزیدہ خلق خدا کی اصلاح کرنے والا آنا چاہیئے۔ سابق نبیوں کی پیشگوئیاں گواہی دے رہی ہیں تو یہ وقت ہے مامور کے آنے کا۔ اس کے علاوہ جو نشانات آنحضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کی نسبت فرمائے ہیں وہ نشانات سب پورے ہو چکے ہیں۔ جسطرح حسین بن حسن علمی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں۔

یوشك ان یاتی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ الخ (کنز العمال جلد ۶ صـ ۴۳ اور مشکوٰۃ باب العلم)

(ترجمہ) "یعنی ضرور آدمیوں پر ایسا زمانہ آئیگا جو اسلام کا فقط نام ہی نام رہیگا اور قرآن فقط رسمی طور پر پڑھا جائیگا۔ مسجدیں خوب طور سے سجائی جائینگی مگر اس میں ہدایت کا نام بھی نہیں ہوگا۔ اسوقت کے علماء ایسے ہونگے جو آسمان کے نیچے ان سے زیادہ کوئی بھی مخلوق بدتر نہ ہوگی جسقدر فتنہ اور فساد برپا ہوگا وہ سب ان سے ہوگا۔ اس کا وبال واپس ان کے اوپر پڑیگا۔"

ذرہ سوچو تو سہی یہ زمانہ ایسا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اسوقت فقط اسلام کا نام ہی نام رہ گیا ہے۔ قرآن مجید رسمی طور پڑھنے میں آتا ہے باقی یہ خبر کسی کو نہیں

کہ اس میں لکھا ہوا کیا ہے۔ مسجدوں میں جاکر دیکھو تو اُدھر کیا لکھا ہوا ہے کہ اے بھائیو اپنی جوتی اور کپڑوں کی حفاظت کرو۔ گویا وہ مسجدیں جو خدا کے نام کو بلند کرنے اور امن کی جگہ تھیں، آج اس میں آدمیوں کی جوتیاں اور کپڑے بھی محفوظ نہیں۔ زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں ملاحظہ کرو کہ وہ ختم ہوچکی ہیں یا نہ؟"

ناظرین! غور فرمائیے کہ یہ بیان مرض کی مثال ہے یا صحت کی؟ قطعاً مرض کی مثال ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ مسلمان ایسے ہی نیچے درجے میں ہیں بلکہ نیچے کو جا رہے ہیں۔ اس بیان کی تائید میں قادیان کے خلیفہ میاں محمود احمد کی سند پیش کرتے ہیں جو یہ ہے۔ میاں محمود صاحب نے اسلام کی بربادی اور مسلمانوں کی تباہ حالی کو نظم میں دکھایا ہے جس کے دو بیت بطور نمونہ ہم دکھاتے ہیں ؎

جس شخص کا لٹ رہا ہو گھر بار — خوشیوں سے بھلا دو چار کیوں ہو
اسلام گھرا ہے دشمنوں میں — مُسلم کا نہ دل فگار کیوں ہو

(کلام محمود بار اول ص ۱۱)

کیوں صاحب! (بقول اہل قادیان) امام مہدی آئے اور چلے بھی گئے۔ ابھی تک تم مرض قدیم میں مبتلا ہو تو کہنا پڑیگا کہ مہدی مدعی جھوٹا تھا۔ سچا ہوتا تو یہ رنگ نہ ہوتا بلکہ وہ رنگ ہوتا جو حدیث شریف میں آیا ہے جس کو ہم نے نقل کیا۔ اور جو اس مدعی نے خود کہا تھا۔ وہ سنئے! مرزا غلام احمد صاحب مہدی اور مسیح قادیان نے اپنے آنے اور آنے کے نتیجہ پر اطلاع دی ہے وہ غور سے پڑھئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقوے اور طہارت پر قائم ہوجائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور عیسائیوں کیلئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے خدائے واحد کی عبادت ہو۔"

(قول مرزا مندرجہ اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء صفحہ ۱)

ناظرین! للہ غور فرمائیں کہ یہ دونوں غرضیں (مسلمان متقی ہوجائیں اور

عیسٰے پرستی معدوم ہو جائے) حاصل ہو گئیں؟ اس کا جواب دینے کیلئے کسی گہری نظر اور غور وفکر کی ضرورت نہیں۔ فاضل مصنف (ملک محمد حسین احمدی) نے خود ہی مسلمانوں کا جو نقشہ دکھایا ہے وہ بتا رہا ہے کہ مہدی قادیان شیر نیستان نہ تھے بلکہ شیر قالین تھے۔ وعدے کئے مگر پورے نہ کئے اسلئے یہ کہنا بالکل سچ ہے سے ؎

رسول قادیانی کی رسالت

بطالت ہے جہالت ہے بطالت

نوٹ ہم سمجھتے ہیں کہ رسالہ مذکور کا جواب اتنا ہی کافی ہے۔ تاہم ضرورت ہوئی تو آیندہ بھی کچھ لکھا جائیگا۔

دلائل مرزا

(۴)

(بقلم منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری)

"اس سلسلہ میں راقم سلسلہ نے مرزا صاحب کے دلائل کا جائزہ لیا ہے۔ گذشتہ نمبر میں مرزا صاحب کی اس دلیل پر بحث ہوئی ہے کہ قرآن شریف میں کما ارسلنا سے مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مشابہت اور مماثلت معلوم ہوئی ہے۔ اس دعوے کے ثبوت میں مرزا صاحب کی پیش کردہ دلائل میں سے پانچ دلیلوں پر بحث ہو چکی ہے۔ چھٹی آج مرقوم ہے۔" (مدیر)

دلیل نمبر ۶ وجوہات مماثلت میں مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "یہ مثیل موسٰے (یعنی آنحضرت صلعم) کا مسیح اپنی سوانح حیات میں اور دوسرے تمام نتائج میں جو قوم پر ان کی اطاعت یا ان کی سرکشی کی حالت میں مؤثر ہونگے اس مسیح سے بالکل مشابہ ہوگا جو موسٰے کو دیا گیا۔" (ص ۱ ازالہ طبع ۳)

معلوم ہوا کہ مسیح موعود محمدی ان تمام نتائج میں جو آمد مسیح علیہ السلام سے برآمد ہوئے